از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 22 مارچ، 1960

میسرز نیو انڈیا موٹرز (پی) لمیٹڈ نئی دہلی

بنام

کے ٹی موریس

(پی بی گجیندر گڈکر، کے این وانچو اور کے سی داس گپتا، جسٹس صاحبان)

صنعتی تنازعہ-"اس طرح کے تنازعہ میں ملوث کارکنان، "کا مطلب-صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947 (14، سال 1947)، جیسا کہ ایکٹ 36، سال 1956، دفعات 33 (I)(a)، 33A کے ذریعے ترمیم کی گئی ہے۔

مدعاعلیہ کارکن کو اس کے آجر، اپیل کنندہ نے، صنعتی تنازعہ کا عدالتی فیصلہ ہونے تک، اور صنعتی ٹریبونل کی اجازت کے بغیر، اپیل کنندہ کے تحت شاگرد کے طور پر کام کرنے والے 7 دیگر ملازمین کو فارغ کرنے سے متعلق، برطرف کر دیا تھا۔ مدعاعلیہ نے انڈسٹریل ڈسپیوٹس ایکٹ 1947 کی دفعہ 33A کے تحت انڈسٹریل ٹریبونل کے سامنے تنازعہ اٹھایا، اور اس کا مقدمہ یہ تھا کہ وہ مذکورہ 7 ملازمین سے متعلق تنازعہ میں ملوث تھا اور اس نے ان کی جانب سے ثبوت پیش کیے اور یہ کہ اس کی برطرفی صرف اس وجہ سے تھی کہ اس نے ان کے مقصد میں دلچسپی لی تھی۔ ٹریبونل نے اس کے حق میں فیصلہ دیا اور اس کی بحالی کی ہدایت کرتے ہوئے ایک فیصلہ منظور کیا۔ اپیل کنندہ نے دعوی کیا کہ مدعاعلیہ ایکٹ کی دفعہ 33A کے تحت تنازعہ اٹھانے کے قابل نہیں تھا۔ اس لیے فیصلہ کا سوال ایکٹ کی دفعہ 33(1)(a) کی تعمیر سے متعلق تھا۔

قرار پایا گیا کہ گیا کہ صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947 کی دفعہ 33(1)(a) میں، جیسا کہ ایکٹ 36، سال 1956 کے ذریعے ترمیم کی گئی ہے، "اس طرح کے تنازعہ میں ملوث کارکن" کے بیان محاورہ میں نہ صرف ایسے کارکن شامل ہیں جو براہ راست یا فوری طور پر تنازعہ سے متعلق ہیں، بلکہ وہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

لوگ بھی شامل ہیں جن کی طرف سے تنازعہ اٹھایا گیا ہے اور وہ لوگ بھی جو ایوارڈ دیے جانے پر اس کے پابند ہوں گے۔

ایسٹرن پلائیووڈ مینوفیکچرنگ کمپنی لمیٹڈ بنام ایسٹرن پلائیووڈ مینوفیکچرنگ ورکرز یونین، (1952) ایل اے سی 103 اور نیوٹون اسٹوڈیوز لمیٹڈ بنام ایتھراجولا (ٹی آر)، (1958) آئی ایل ایل جے 63، نے منظوری دی۔

دی نیو جہانگیر و کیل ملز لمیٹڈ، بھاونگر بنام این ایل ویاس دیگران اور رز، اے آئی آر 1959 بمبئی 248، منظوری شدہ۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 124، سال 1959۔

ایڈیشنل انڈسٹریل ٹریبونل، دہلی کے 8 فروری 1957 کے فیصلے سے خصوصی اجازت کے ذریعے متفرقہ آئی ڈی کیس نمبر 422، سال 1956 میں اپیل کی گئی۔

جوالا پرساد چوپڑا اور جے کے ہرانندانی، اپیل گزاروں کی طرف سے۔

مدعا علیہ کی طرف سے بھارت کے سالیسیٹر جنرل سی کے دپھتری، ایچ جے امریگر، ایم کے رام مورتی، وی اے سید محمد اور ایم آر کرشنا پلئی۔

22.1960 مارچ۔

عدالت کا فیصلہ گجیندر گڈکر جسٹس نے سنایا۔

گجیندر گڈکر، جسٹس۔ خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل ایڈیشنل انڈسٹریل ٹریبونل، دہلی کے ذریعے منظور کردہ حکم کے خلاف ہدایت کی گئی ہے، جس میں اپیل کنندہ، میسرز نیو انڈیا موٹرز پرئیویٹ لمیٹڈ کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنے سابق ملازم، کے ٹی مورس، مدعا علیہ کو فیلڈ خدمات کے نمائندے کے طور پر اپنے اصل عہدے پر بحال کرے اور اسے اس کی برطرفی کی تاریخ سے لے کر اس کی بحالی کی تاریخ تک اس کی پچھلی اجرت ادا کرے۔ یہ ایوارڈ مدعا علیہ کی طرف سے اپیل کنندہ کے خلاف صنعتی تنازعات ایکٹ XIV، سال 1947 (جسے اس کے بعد ایکٹ کہا جاتا ہے) کی دفعہ 33A کے تحت دائر شکایت پر دیا گیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اپیل کنندہ میں شامل ہونے سے پہلے مدعا علیہ کلکتہ میں ایک فرم کے ساتھ کام کر رہا تھا۔ اس سے پہلے وہ میسرز پریمیئر آٹو موبائل لمیٹڈ،

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

بمبئی کے فیلڈ خدمات کے نمائندے تھے۔ مدعا علیہ نے مئی 1954 میں کسی وقت ورکس منیجر کی حیثیت سے اپیل کنندہ کی خدمات میں شمولیت اختیار کی۔ اپیل کنندہ کی خدمات میں شامل ہونے سے پہلے اسے اپیل کنندہ نے 27 مارچ 1954 کے اپنے خط کے ذریعے بتایا تھا کہ اپیل کنندہ اسے 350 روپے ماہانہ اور کاروبار پر مخصوص فیصد کے طور پر کچھ اور ادا کرنے کو تیار ہوگا۔ تاہم، انہیں اپیل کنندہ کا انٹرویو کرنے کے لیے کہا گیا۔ اس کے بعد ایک انٹرویو ہوا اور مدعا علیہ کو 6 مئی 1954 کو تقرری کا خط دیا گیا۔ اس خط کے ذریعے انہیں تقرری کے خط (بغرضِ نشاندہی ڈبلیو-2) میں بیان کردہ قیود و ضوابط کے تابع تین ماہ کی جانچ پر اپیل کنندہ کی فرم میں ورکشاپ منیجر کے طور پر مقرر کیا گیا تھا۔ مدعا علیہ 28 فروری 1955 تک اس عہدے پر برقرار رہا، جب اسے یکم مارچ 1955 سے اپیل کنندہ کے فیلڈ خدمات آرگنائزر کی ذمہ داری سونپی گئی۔ 28-2-1955 پر اسے دیا گیا تقرری کا خط اس کی نئی تفویض کے قیود و ضوابط بیان کرتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ 18 اپریل 1956 کو اپیل کنندہ کی انتظامیہ نے کئی شکایات کے سلسلے میں مدعا علیہ سے وضاحت طلب کی۔ جواب دہندہ کی طرف سے وضاحت دی گئی۔ تاہم، اس کے بعد اپیل کنندہ کی طرف سے مدعا علیہ کو ایک اور مراسلہ بھیجا گیا جس میں مدعا علیہ کے طرز عمل کی مخصوص مثالیں بیان کی گئیں جن کے لیے وضاحت طلب کی گئی تھی۔ مدعا علیہ نے دوبارہ وضاحت کی اور الزامات کی درستگی پر اختلاف کیا۔ 30 جون 1956 کو مدعا علیہ کی خدمات اس بنیاد پر ختم کر دی گئیں کہ اپیل کنندہ نے فیلڈ خدمات کے نمائندے کے عہدے کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ یہ وہ حکم ہے جس نے ایکٹ کی دفعہ 33A کے تحت مدعا علیہ کی شکایت کو جنم دیا۔ شکایت 18 جولائی 1956 کو درج کی گئی تھی۔ جواب دہندہ نے 8 طلب کیا۔ 33A کیونکہ اس کا مقدمہ یہ تھا کہ جب اس کی خدمات ختم کی گئیں تو اپیل گزار اور اس کے 7 ملازمین کے درمیان صنعتی تنازعہ زیر التوا تھا اور مدعا علیہ مذکورہ صنعتی تنازعہ میں متعلقہ کارکنوں میں سے ایک تھا۔ مذکورہ صنعتی تنازعہ میں مذکورہ 7 ملازمین کی خدمات کے خاتمے کا حوالہ تھا جو اپیل کنندہ کے ساتھ بطور شاگرد کام کر رہے تھے۔ ان کی جانب سے یہ الزام لگایا گیا کہ ان کی ملازمت کا خاتمہ نامناسب اور غیر قانونی تھا اور اسے 20 اگست 1955 کو اس کے عدالتی فیصلہ لیے انڈسٹریل ٹریبونل کو بھیج دیا گیا۔ مذکورہ تنازعہ بالآخر 2 جنوری 1957 کو طے پایا۔ مذکورہ تنازعہ کی خوبیوں یا اس کے فیصلے کے ساتھ ہمیں موجودہ اپیل میں کوئی تعلق نہیں ہے۔ مدعا علیہ کے مطابق، چونکہ وہ مذکورہ تنازعہ دفعہ 33(1)(a) میں متعلقہ کارکن تھا اور اپیل کنندہ کے لیے یہ کھلا نہیں تھا کہ وہ اپنی خدمات ختم کرے سوائے اس اتھارٹی کی تحریری اجازت کے جس کے سامنے مذکورہ تنازعہ زیر التوا تھا۔ اسی بنیاد پر اس نے ایکٹ کی دفعہ 33A کے تحت اپنی شکایت درج کرائی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

ٹریبونل کے سامنے اپیل کنندہ نے استدعا کی کہ مدعاعلیہ قانون کے مطابق کام کرنے والا نہیں ہے، اور خوبیوں کی بنیاد پر یہ دلیل دی گئی کہ اپیل کنندہ کو فیلڈ خدمات آرگنائزر کے عہدے کو اس حقیقت کی وجہ سے ختم کرنا پڑا کہ اپیل کنندہ کے ایجنسی کے کام کا ایک حصہ اس کے ہاتھ سے چلا گیا تھا۔ دوسری طرف، مدعاعلیہ نے دعوی کیا کہ وہ ایکٹ کے تحت ایک مزدور ہے اور اپیل کنندہ کی طرف سے اپنے عہدے کو ختم کرنے کی ضرورت کے بارے میں کی گئی درخواست درست اور حقیقی نہیں تھی۔ ان کی شکایت یہ تھی کہ ان کی خدمات صرف اس وجہ سے ختم کی گئیں کہ انہوں نے 7 شاگرد کی شکایت میں دلچسپی لی تھی جس نے مرکزی صنعتی تنازعہ کو جنم دیا تھا اور درحقیقت مذکورہ شاگرد کی جانب سے مذکورہ تنازعہ میں ثبوت پیش کیے تھے۔ ٹریبونل نے پایا ہے کہ مدعاعلیہ ایکٹ کے تحت ایک کارکن ہے، کہ اپیل کنندہ کی اس دلیل کو درست ثابت کرنے کے لیے کوئی ثبوت نہیں تھا کہ مدعاعلیہ کے عہدے کو ختم کرنا اس کے لیے ضروری ہو گیا تھا، اور یہ کہ ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ مدعا علیہ کو فارغ کر دیا گیا تھا کیونکہ اپیل کنندہ نے مرکزی صنعتی دلیل میں 7 شاگرد کی حمایت کرنے میں مدعاعلیہ کے طرز عمل کو خارج کر دیا تھا۔ ان نتائج کے نتیجے میں ٹریبونل نے اپیل کنندہ کو مدعاعلیہ کو بحال کرنے کا حکم دیا ہے۔

یہ سوال کہ آیا مدعاعلیہ ایک کارکن ہے جیسا کہ ایکٹ کی دفعہ 2(s) میں بیان کیا گیا ہے، حقیقت کا سوال ہے اور فریقین کی طرف سے پیش کردہ متعلقہ شواہد پر غور کرنے کے بعد، مذکورہ سوال پر ٹریبونل کی طرف سے درج کردہ نتیجے کو موجودہ اپیل میں ہمارے سامنے کامیابی سے چیلنج نہیں کیا جا سکتا۔ مدعاعلیہ نے اس کام کی نوعیت کے بارے میں ثبوت پیش کیے ہیں جو اسے فیلڈ خدمات آرگنائزر کے طور پر کرنے کی ضرورت تھی۔ اس طرف سے اسے جاری کردہ تقرری کے خط میں واضح طور پر یہ ضروری تھا کہ مدعاعلیہ، اگر ضرورت ہو تو، اپیل کنندہ کے ذریعہ اپنے صارفین کو فروخت کی گئی گاڑیوں کی جانچ پڑتال اور ضروری ایڈجسٹمنٹ اور مرمت کرے اور تسلی بخش فارموں پر ذمہ دار افراد کے دستخط حاصل کرے جو اسے فراہم کیے گئے تھے۔ مدعاعلیہ نے قسم کھائی کہ وہ ورکشاپ کے کام کاج کی دیکھ بھال کرتا ہے اور میکینکس و دیگران کو ان کی ملازمتوں میں مدد کرتا ہے۔ انہوں نے خود پیچیدہ کاموں میں حصہ لیا اور کارکنوں کو ملر کے خصوصی اوزار اور آلات سے واقف کرایا جو کاروں کی مرمت اور خدمت کے لیے درکار تھے۔ انہوں نے اس تجویز کی تردید کی کہ وہ نگران عملے کے رکن ہیں۔ اس ثبوت پر ٹریبونل نے اپنے اس نتیجے کی بنیاد رکھی ہے کہ مدعاعلیہ دفعہ 2(s) کے تحت ایک مزدور تھا، اور ہمیں اس میں مداخلت کرنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

پھر، جہاں تک اپیل کنندہ کے معاملے کا تعلق ہے کہ اسے مدعاعلیہ کے عہدے کو ختم کرنا پڑا کیونکہ اس نے پریمیئر آٹو موبائل سے DeSoto کی ایجنسی کھو دی تھی، یہ ظاہر کرنے کے لیے کوئی قابل اعتماد ثبوت نہیں ہے کہ یہ ایجنسی اصل میں کب کھو گئی تھی۔اس کے علاوہ، یہ حقیقت کہ اپیل کنندہ نے مدعاعلیہ کو فارغ کرنے کے بعد ایک تکنیکی سپروائزر مقرر کیا ہے، بھی بے معنی نہیں ہے۔مزید برآں اپیل کنندہ اب بھی پلایماؤتھ اور جیپوں کا ایجنٹ ہے اور ٹریبونل صحیح ہے جب اسے پتہ چلا ہے کہ اسے اب بھی بیرونی اسٹیشنوں پر فروخت شدہ کاروں کی خدمت کی دیکھ بھال کے لیے فیلڈ نمائندے کی ضرورت ہے۔دوسری طرف، مدعاعلیہ کے ثبوت سے واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ اس نے 7 شاگرد کے کیس کی حمایت کی اور اس نے اپیل گزار کو اپنی خدمات ختم کرنے کا قدم اٹھانے پر اکسایا۔ایسا لگتا ہے کہ اس کے کام میں غلطی تلاش کرنے کا عمل اس وقت شروع ہوا جب اپیل کنندہ نے اس سلسلے میں مدعاعلیہ کے طرز عمل کو خارج کر دیا۔لہذا، ہم مطمئن ہیں کہ ٹریبونل اس نتیجے پر پہنچنے میں درست تھا کہ مدعاعلیہ کی برطرفی کسی معقول بنیاد پر معاون نہیں ہے،اور درحقیقت یہ اپیل کنندہ اور اس کے 7 ملازمین کے درمیان اہم صنعتی تنازعہ میں مدعاعلیہ کے طرز عمل پر اپیل کنندہ کے غصے کی وجہ سے ہے۔اگر یہ صحیح موقف ہے تو صنعتی ٹریبونل نے مدعاعلیہ کی برطرفی کو بدنیتی کے طور پر ماننا جائز قرار دیا۔

تاہم،اپیل کنندہ کی طرف سے ہمارے سامنے یہ استدعا کی گئی ہے کہ مدعاعلیہ کی طرف سے دفعہ 33A کے تحت کی گئی شکایت مجاز نہیں ہے۔یہ عام بنیاد ہے کہ دفعہ 33A کے تحت شکایت صرف اس صورت میں کی جاسکتی ہے جب دفعہ 33 کی خلاف ورزی کی گئی ہو،اور اس لیے اپیل کنندہ کی دلیل یہ ہے کہ دفعہ 33(1)(a) قابل اطلاق نہیں ہے کیونکہ مدعاعلیہ مرکزی صنعتی تنازعہ میں متعلقہ کارکن نہیں تھا،اور اس طرح اس کی برطرفی کو مذکورہ دفعہ کی توضیعات کی خلاف ورزی نہیں کہا جا سکتا۔درحقیقت اپیل گزار کی طرف سے ہمارے سامنے جس بنیادی نکتے پر زور دیا گیا ہے وہ ایکٹ کی دفعہ 33(1)(a) کی تعمیر کے حوالے سے ہے۔کیا مدعاعلیہ ایک مزدور تھا جو اہم صنعتی تنازعہ سے متعلق تھا؟ یہ ہمارے فیصلے کے لیے اٹھایا گیا قانون کا نقطہ ہے اور اس کا فیصلہ دفعہ 33(1)(a) میں استعمال ہونے والے متعلقہ الفاظ کی تعمیر پر منحصر ہے۔

دفعہ 33(1)(a) جیسا کہ ترمیم، سال 1956 سے پہلے موجود تھی،اس میں دیگر باتوں کے ساتھ یہ التزام کیا گیا تھا کہ ٹریبونل کے سامنے کسی بھی کارروائی کے زیر التواء ہونے کے دوران، کوئی آجر مذکورہ کارروائی کے آغاز سے فوراً پہلے مذکورہ تنازعہ میں متعلقہ کارکنوں کے جانبداری کو تبدیل

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

نہیں کرے گا، سوائے ٹریبونل کی تحریری طور پر واضح اجازت کے۔ دفعہ 33 میں وقتاً فوقتاً ترمیم کی گئی ہے اور اس کا دائرہ کار بالآخر ایکٹ 36، سال 1956 کے ذریعے کی گئی ترمیم کے ذریعے محدود کر دیا گیا ہے۔ تاہم، مذکورہ ترامیم سے ہمیں کوئی تعلق نہیں ہے۔ سابقہ دفعہ میں پائے جانے والے "اس طرح کے تنازعہ میں متعلقہ کارکنان" کے بیان الفاظ میں ترمیم نہیں کی گئی ہے اور جو تعمیر ہم غیر ترمیم شدہ دفعہ کے تحت مذکورہ بیان محاورہ پر رکھیں گے وہ ترمیم شدہ دفعہ میں بھی مذکورہ بیان الفاظ کی تعمیر کو کنٹرول کرے گی۔ "اس طرح کے تنازعہ میں ملوث مزدور" کے الفاظ کا کیا مطلب ہے ؟ اپیل کنندہ کا دعوی ہے کہ بنیادی تنازعہ اپیل کنندہ کے ذریعہ ملازمت میں رکھے گئے 7 شاگرد کو فارغ کرنے کے حوالے سے تھا، اور یہ صرف مذکورہ 7 شاگرد ہیں جو مذکورہ تنازعہ میں ملوث تھے۔ مدعاعلیہ کا مذکورہ تنازعہ میں کوئی تعلق نہیں تھا، اور اس لیے اس کی خدمات کا خاتمہ دفعہ 33 (1)(a) کی توضیعات کو راغب نہیں کر سکتا۔ پہلی نظر میں یہ دلیل کہ "اس طرح کے تنازعہ میں ملوث کارکنوں" کو اس طرح کے تنازعہ میں براہ راست یا حقیقت میں متعلقہ کارکنوں تک محدود ہونا چاہیے، قابل فہم معلوم ہوتی ہے، لیکن اگر ہم ایکٹ کی اسکیم اور اس کے مواد اور متعلقہ توضیعات کے اثر کا جائزہ لیں تو زیر بحث شق کی اس محدود تعمیر کو قبول نہیں کیا جا سکتا۔

آیئے پہلے دفعہ 2(k) کے ذریعہ مقرر کردہ صنعتی تنازعہ کی تعریف پر غور کریں۔ اس کا مطلب ہے، دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ، آجروں اور کارکنوں کے درمیان کوئی تنازعہ یا فرق جو کسی بھی شخص کے روزگار یا غیر روزگار، یا ملازمت کی قیود، یا مزدوری کی قیود سے منسلک ہے۔ یہ اچھی طرح طے شدہ ہے کہ اس سے پہلے کہ آجر اور اس کے ملازم یا ملازمین کے درمیان کسی بھی تنازعہ کو ایکٹ کے تحت صنعتی تنازعہ کہا جا سکے، اسے متعدد کارکنوں یا ان کی نمائندگی کرنے والی یونین کے ذریعے حمایت حاصل ہونی چاہیے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ تنازعہ کی سرپرستی کرنے والے یونین کے کارکنوں کی تعداد کارکنوں کی اکثریت کی نمائندگی کرے۔ اس کے باوجود، ایک انفرادی تنازعہ خود متاثرہ فرد کے کہنے پر صنعتی تنازعہ نہیں بن سکتا۔ یہ ایک طرف آجر اور دوسری طرف اجتماعی طور پر کام کرنے والے اس کے ملازمین کے درمیان تنازعہ ہونا چاہیے۔ صنعتی تنازعہ کی اس لازمی نوعیت کو دفعہ 33(1) (a) کی مادی شق کی تشریح کرتے وقت ذہن میں رکھنا چاہیے۔

ایکٹ کا دفعہ 18 بھی اس مقصد کے لیے متعلقہ ہے۔ یہ ان افراد سے متعلق ہے جن پر ایوارڈ واجب ہیں۔ دفعہ 18(3) میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ کسی ٹریبونل کا کوئی فیصلہ جو قابل نفاذ ہو گیا ہو (a) صنعتی تنازعہ کے تمام فریقوں، (b) تنازعہ کے فریقین کے طور پر کارروائی میں پیش ہونے کے لیے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

طلب کیے گئے دیگر تمام فریقوں پر پابند ہوگا جب تک کہ ٹربیونل یہ رائے درج نہ کرے کہ انہیں بغیر کسی مناسب وجہ کے طلب کیا گیا تھا، اور (c) جہاں شق (a) یا شق (b) میں مذکور فریق کارکنوں پر مشتمل ہے، وہ تمام افراد جو اسٹیبلشمنٹ یا اسٹیبلشمنٹ کے حصے میں ملازم تھے، جیسا کہ معاملہ ہو، جس سے تنازعہ کا تعلق تنازعہ کی تاریخ سے ہے، اور وہ تمام افراد جن سے تنازعہ ہوا ہے۔ بعد میں اس ادارے یا حصے میں ملازمت حاصل کریں۔اس طرح یہ واضح ہے کہ اقلیتی یونین کے ذریعہ بھی اٹھائے گئے صنعتی تنازعہ میں منظور کیا گیا ایوارڈ نہ صرف تنازعہ کے فریقین بلکہ اسٹیبلشمنٹ کے تمام ملازمین یا اسٹیبلشمنٹ کے کچھ حصے، جیسا کہ معاملہ ہو، تنازعہ کی تاریخ پر پابند کرتا ہے اور یہاں تک کہ وہ لوگ جو اسٹیبلشمنٹ میں شامل ہو سکتے ہیں یا بعد میں حصہ لے سکتے ہیں۔اس طرح ایوارڈ کے پابند افراد کا دائرہ صنعتی تنازعہ کے فریقین کے مقابلے میں بہت زیادہ وسیع ہے۔ معاملے کا یہ پہلو دفعہ 33 (1)(a) کے مادی الفاظ کی تشریح میں بھی متعلقہ ہے۔

اس سلسلے میں دفعہ 33 کے مقصد کو بھی ذہن میں رکھنا چاہیے۔ یہ واضح ہے کہ دفعہ 33 کو نافذ کر کے قانون ساز یہ صنعتی تنازعہ کی منصفانہ اور تسلی بخش تحقیقات کو یقینی بنانا چاہتی تھی جس میں آجر یا ملازم کی طرف سے کسی بھی کارروائی سے خلل نہ پڑے جو ان کے درمیان بدامنی کا نیا سبب بنے۔ صنعتی تنازعہ کے زیر التواء ہونے کے دوران صورتحال کو برقرار رکھا جانا چاہیے اور اختلاف کا مزید عنصر متعارف نہیں کرایا جانا چاہیے۔ کہ دفعہ 33 کا مقصد ہونے کے ناطے دفعہ 33(1)(a) میں استعمال ہونے والے مادی الفاظ کی تنگ تعمیر مذکورہ مقصد کو شکست دینے کا رجحان رکھتی ہے۔ اگر یہ مانا جائے کہ تنازعہ میں متعلقہ کارکن صرف وہی ہیں جو براہ راست یا فوری طور پر تنازعہ سے متعلق ہیں تو یہ آجر پر باقی کارکنوں کی قیود و ضوابط کو تبدیل کرنے کی آزادی چھوڑ دے گا اور اس سے لا محالہ مزید پیچیدگیاں پیدا ہوں گی جن سے بچنے کا ارادہ ہے۔ اسی طرح یہ دوسرے ملازمین پر تنازعات اٹھانے کی آزادی چھوڑے گا اور یہ دوبارہ مطلوب نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دفعہ 33 کا بنیادی مقصد اس تنگ تعمیر سے مطابقت نہیں رکھتا جسے اپیل کنندہ دفعہ 33(1)(a) میں استعمال ہونے والے مادی الفاظ پر رکھنا چاہتا ہے۔

یہاں تک کہ خالص اور سادہ تعمیر کے معاملے کے طور پر بھی یہ فرض کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے کہ اس طرح کے تنازعات میں متعلقہ مزدوروں کو مذکورہ تنازعات میں براہ راست یا فوری طور پر متعلقہ کارکن ہونا چاہیے۔ ہمیں براہ راست یا فوری تشویش کی مزید اہلیت کو شامل کرنے کا کوئی جواز نظر نہیں آتا جسے تنگ تعمیر لازمی طور پر فرض کرتی ہے۔ اس سوال سے نمٹنے میں کہ صنعتی تنازعہ میں

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کس مزدور کا تعلق ہے، ہمیں خود صنعتی تنازعہ کو اٹھانے کے لیے ضروری شرط کو ذہن میں رکھنا ہوگا، اور اگر صنعتی تنازعہ صرف کارکنوں کے ایک گروہ کے بذریعے اٹھایا جاسکتا ہے جو خود یا ان کی یونین کے بذریعے کام کر رہے ہیں تو اس نتیجے کی مزاحمت کرنا مشکل ہوگا کہ تنازعہ کو حمایت کرنے والے تمام افراد اس میں ملوث ہیں۔ جیسا کہ ہم پہلے ہی نشاندہی کر چکے ہیں کہ یہ تعمیر دفعہ 2(s) کے ذریعہ مقرر کردہ تعریف اور ایکٹ کے دفعہ 18 میں موجود توضیعات کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔ لہذا، ہم یہ کہنے کے لیے تیار نہیں ہیں کہ "اس طرح کے تنازعہ میں متعلقہ کارکن" کے الفاظ صرف ان کارکنوں تک محدود ہو سکتا ہے جو براہ راست زیر بحث تنازعہ سے متعلق ہیں۔ ہماری رائے میں، اس اظہار میں وہ تمام کارکن شامل ہیں جن کی طرف سے تنازعہ اٹھایا گیا ہے اور ساتھ ہی وہ لوگ جو اس ایوارڈ کے پابند ہوں گے جو مذکورہ تنازعہ میں دیا جاسکتا ہے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ متعلقہ شق کی تعمیر نے صنعتی عدالتوں میں اختلاف رائے کو جنم دیا تھا، لیکن یہ کہا جاسکتا ہے کہ مجموعی طور پر رائے کا اتفاق رائے اس تعمیر کے حق میں ظاہر ہوتا ہے جسے ہم مذکورہ شق پر ڈال رہے ہیں۔ ایسٹرن پلائیووڈ مینوفیکچر نگ کمپنی لمیٹڈ بنام ایسٹرن پلائیووڈ مینوفیکچر نگ ورکرز یونین ([1]) میں اپیلیٹ ٹریبونل نے خیالات کے مذکورہ تنازعہ کا حوالہ دیا ہے اور فیصلہ دیا ہے کہ شق کی تنگ تعمیر جائز نہیں ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ مدراس کی عدالت عالیہ نے بھی یہی نظریہ اختیار کیا ہے (ویڈیو: نیوٹون اسٹوڈیوز لمیٹڈ بنام ایتھر اجولو (ٹی آر) ([2])۔ دوسری طرف، دی نیو جہانگیر وکیل ملز لمیٹڈ، بھاونگر بنام این ایل ویاس اینڈ دیگران ([3]) بمبئی عدالت عالیہ نے تنگ تشریح کو اپنایا ہے۔ لیکن ان وجوہات کے لیے جن کی ہم پہلے ہی وضاحت کر چکے ہیں ہمیں یہ ماننا چاہیے کہ متعلقہ شق کی منصفانہ اور معقول تعمیر پر بمبئی کا نظریہ جائز نہیں ہے۔

نتیجے میں اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ خارج کر دی جاتی ہے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document